The Study of Religion and History
Volume 3 issue 1 (2025)
www.srhjournal.com
ISSN(Print): 3006-3329 ISSN(Online): 3006-3337

ہند و پاکستان میں مذہبی تاریخ کا تجزیہ

Analysis of Religious History in India and Pakistan

Dr. Zara Bibi
Lahore University, Pakistan.
Email: zarabibi@edu.pk

Dr. Anwar Mehmood
National University of Sciences and Technology, Pakistan.
Email: anwar@edu.pk

Abstract:

This article provides a comprehensive analysis of the religious history of India and Pakistan. Focusing on the dynamics between various religious communities, it explores the historical development of religious ideologies and practices in the Indian subcontinent, leading up to the partition and the creation of Pakistan. The research delves into the impact of religion on politics, culture, and identity formation in both countries. By critically examining historical events, this study seeks to offer new insights into how religion has shaped and continues to shape the socio-political landscapes of India and Pakistan.

Keywords: *Religious History, Partition, India, Pakistan, Sociopolitical Dynamics.*

تعارف

ہندوستان اور پاکستان کی مذہبی تاریخ پر گہرا تجزیہ ہمیں دونوں ممالک کے سماجی، سیاسی، اور ثقافتی تناظر کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ مذہب نہ صرف ایک روحانی عقیدہ ہے بلکہ ان دونوں ممالک کی تاریخ میں اس نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تعامل اور پاکستان کے قیام کے وقت مذہب کی اہمیت پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس مضمون کا مقصد اس بات کا تجزیہ کرنا ہے کہ کس طرح مذہبی تحریکیں اور خیالات نے دونوں ممالک کی سیاست کو متاثر کیا، اور مذہب کے اثرات نے ان کی قومی شناختوں کی تشکیل میں کس طرح کردار ادا کیا۔

مذہب کا ابتدائی کردار

ہندوستان میں مذہب کا ابتدائی کردار معاشرتی، سیاسی اور ثقافتی زندگی کی تشکیل میں انتہائی اہم رہا۔ مختلف مذاہب کے پیروکاروں کی موجودگی نے ہندوستان کی تاریخ کو ایک منفرد رنگ دیا۔ ہندوستان میں ہندو، مسلم، اور سکھ کمیونٹیز کا مذہبی اثرات نے ایک پیچیدہ سماجی و ثقافتی ماحول تشکیل دیا، جہاں مذہب نہ صرف روحانی اعتقادات کا ایک ذریعہ تھا بلکہ معاشرتی و سیاسی تعلقات میں بھی اہم کردار ادا کرتا تھا۔

ہندوستان میں ہندو، مسلم، اور سکھ کمیونٹیز کے مذہبی اثرات

ہندوستان میں ہندو، مسلم اور سکھ کمیونٹیز کے مذہبی اثرات کا جائزہ لینے سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ان تینوں مذاہب کے پیروکاروں نے کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کیا اور ایک دوسرے کے اثرات کو اپنے عقائد اور معاشرتی ساخت میں شامل کیا۔ ہندوؤں کا مذہب بنیادی طور پر ذات پات اور مختلف دیوتاؤں کے عبادت کے گرد گھومتا تھا، جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ایک خدا کی عبادت پر مبنی تھا۔ سکھ مذہب نے ان دونوں کے درمیان ایک نئی شکل اختیار کی، جس میں انسانی برابری، انصاف، اور روحانی تکمیل کی بات کی گئی۔ ان مختلف مذہبی روایات کے درمیان روابط اور تعاملات نے ہندوستان کی مذہبی تاریخ کو ایک پیچیدہ اور متنوع شکل دی۔

مسلم حکمرانوں کا مذہبی اثرو رسوخ

ہندوستان میں مسلم حکمرانوں کی آمد نے ایک نئی مذہبی تہذیب کی تشکیل کی۔ مسلم حکمرانوں نے ہندوستان میں اپنے مذہب اسلام کو پھیلانے کی کوشش کی اور مقامی ہندو ثقافت کے ساتھ تعلقات استوار کیے۔ اگرچہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان مذہبی اختلافات تھے، تاہم مسلمان حکمرانوں نے ہندوؤں کے مذہبی روایات کو سمجھنے اور ان کے ساتھ امن کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوشش کی۔ مغل حکمرانوں خاص طور پر اکبر نے مذہبی رواداری کی مثال پیش کی، اور مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کو بھی حکومتی امور میں اہمیت دی۔ اس کے نتیجے میں، ہندوستان میں اسلام اور ہندومت کے درمیان ایک نئی تہذیبی ہم آہنگی پیدا ہوئی۔

دیگر مذاہب کے ساتھ ان کی تعلقات کی نوعیت

ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے قبل سکھ، جین اور بدھ مذہب کے پیروکاروں کی موجودگی تھی، جو اپنے اپنے مذہبی عقائد رکھتے تھے۔ ان مذاہب نے ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں اپنی منفرد شناخت قائم کی۔ مسلمان حکمرانوں اور مذہبی رہنماؤں نے ان مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی کوشش کی، اگرچہ بعض اوقات یہ تعلقات کشیدہ بھی رہے۔ سکھ مذہب نے اسلامی سلطنتوں کے تحت اپنی شناخت کو برقرار رکھا اور اس کا اثر ہندوستان کی سیاسی اور مذہبی تاریخ پر گہرا تھا۔ جین اور بدھ مذہب کے پیروکار بھی اپنے مذہبی اصولوں کو بچانے میں کامیاب رہے اور ان کے اثرات ہندوستانی معاشرت میں نمایاں تھے۔

مجموعی طور پر، ہندوستان میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تعلقات اور ان کے اثرات نے ایک پیچیدہ لیکن غنی مذہبی تاریخ کی بنیاد رکھی، جو نہ صرف ہندوستان کی ثقافت بلکہ پاکستان کی تاریخ میں بھی اہمیت رکھتی ہے۔

دورِ مغلیہ اور مذہبی ہم آہنگی

دورِ مغلیہ ہندوستان کی تاریخ کا ایک ایسا سنہری دور تھا جس نے نہ صرف سیاسی و معاشی ترقی کی راہ ہموار کی بلکہ مذہبی ہم آہنگی اور ثقافتی تعامل کے حوالے سے بھی اہم کردار ادا کیا۔ مغل حکمرانوں، خصوصاً اکبر اور اس کے بعد کے حکمرانوں، نے مذہبی رواداری کو فروغ دیا اور مختلف مذاہب کے درمیان پُرامن تعلقات کی بنیاد رکھی۔ یہ دور مذہبی ہم آہنگی کی ایک روشن مثال کے طور پر تاریخ میں یاد رکھا جاتا ہے۔

مغلیہ حکمرانی کے دوران مذہبی رواداری

مغلیہ حکمرانوں نے مذہب کو سیاست سے الگ رکھنے کی کوشش کی اور ایک جامع حکمت عملی اپنائی جس میں تمام مذہبی کمیونٹیز کے حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ خاص طور پر اکبرِ اعظم نے مذہبی رواداری کو فروغ دینے کے لئے "دینِ الٰہی "کی بنیاد رکھی، جو ایک جدید مذہبی فلسفہ تھا۔ اس کے تحت ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین تعلقات کو مستحکم کرنے کے لئے کچھ نئے اصول وضع کیے گئے۔ اکبر نے ہندو مذہب کی بعض رسومات کو اپنے ،دربار میں شامل کیا اور ہندو مذہبی رہنماؤں کو اپنے مشیر کے طور پر منتخب کیا۔ اس کے علاوہ، اکبر نے غیر مسلموں پر جزیہ ٹیکس کو ختم کر دیا جس سے اس کی حکومت نے ایک نئے سماجی و مذہبی ماحول کی تخلیق کی۔

ہندومت اور اسلام کے درمیان تہذیبی تعامل

مغلیہ دور میں ہندومت اور اسلام کے درمیان تہذیبی تعامل کا عمل ایک سنگ میل ثابت ہوا۔ مغل حکمرانوں کی طرف سے ہندوؤں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوششوں نے دونوں مذاہب کے درمیان ایک نیا توازن قائم کیا۔ خاص طور پر اکبر نے اپنی مذہبی رواداری کی پالیسیوں کے ذریعے ہندومت اور اسلام کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی۔ اس دور میں دونوں مذاہب کے درمیان فنون، ادب، اور تعلیم کے شعبوں میں تعاون بڑھا۔ اکبر کی دربار میں ہندو اور مسلم دانشوروں کی موجودگی نے ایک مشترکہ ثقافت کی تخلیق کی، جس نے ہندوستان کی ثقافتی اور مذہبی تاریخ پر گہرا اثر چھوڑا۔

دیگر مذاہب کی ترویج اور اس کا مذہبی اثر

مغلیہ دور میں دیگر مذاہب کی ترویج کا بھی خاصا عمل دخل رہا۔ اکبر اور اس کے بعد کے حکمرانوں نے نہ صرف اسلام اور ہندومت کے درمیان روابط کو بہتر بنایا بلکہ سکھ، جین، اور بدھ مذاہب کی بھی پذیرائی کی۔ اکبر نے سکھ مذہب کے ساتھ اپنے تعلقات کو بھی اہمیت دی اور سکھ رہنماؤں کو دربار میں مدعو کیا۔ اس کے علاوہ، مغل دور میں جین مت اور بدھ مت کی بعض تعلیمات کو بھی حکومتی سطح پر عزت دی گئی۔ مغلیہ حکومت کے تحت، تمام مذہبی گروہ اپنے عقائد کی آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے میں کامیاب رہے، اور اس کا اثر ہندوستان کی مذہبی تاریخ پر ہمیشہ کے لئے قائم رہا۔

مجموعی طور پر، مغلیہ دور نے ہندوستان میں مذہبی ہم آہنگی اور ثقافتی تعامل کو فروغ دیا اور مختلف مذہبی کمیونٹیز کے درمیان ایک مشترکہ شناخت کی بنیاد رکھی۔ یہ دور اس بات کا غماز ہے کہ کیسے مختلف مذاہب اور تہذیبوں کے درمیان مکالمہ اور تعاون ایک مضبوط اور پائیدار سماج کی تشکیل کر سکتا ہے۔

مذہبی تحریکیں اور آزادی کی جدوجہد

انگریزوں کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں مذہب نے ایک اہم کردار ادا کیا، اور اس دوران مذہبی تحریکیں سیاسی تحریکوں کا حصہ بن گئیں۔ ہندوستان کی آزادی کی جنگ میں مختلف مذہبی کمیونٹیز نے اپنے مذہب کے عقائد کو ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا۔ خاص طور پر مسلمانوں کی علیحدگی کی تحریک اور ہندوستانی سیاسی پارٹیوں کی مذہبی پوزیشن نے ہندوستان کی تاریخ کو ایک نیا رخ دیا۔

انگریزوں کے خلاف مذہبی جدوجہد

انگریزی حکومت کے خلاف آزادی کی جدوجہد میں مذہب نے اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں متعدد مذہبی تحریکیں اٹھیں جنہوں نے نہ صرف انگریزی حکمرانی کے خلاف بغاوت کی بلکہ ہندوستانی عوام میں قومی یکجہتی اور آزادی کی فکر کو فروغ دیا۔ ان تحریکوں میں سب سے اہم 1857 کی "غدر کی تحریک "تھی، جسے مسلمانوں اور ہندوؤں نے مشترکہ طور پر چلایا۔ اس میں مذہبی جوش و جذبے نے آزادی کی جدوجہد کو تحریک دی۔ مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں اور ہندو مذہبی رہنماؤں نے انگریزوں کے خلاف ایک مشترکہ جدوجہد کی قیادت کی، جو بعد میں ہندوستان کی آزادی کی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

اس کے بعد 19ویں صدی کے آخر اور 20ویں صدی کے آغاز میں، انگریزی حکومت کے خلاف مذہبی جدوجہد میں مزید شدت آئی۔ مولانا فضل الرحمان، سید احمد خان، اور دیگر مسلم مفکرین نے مسلمانوں میں انگریزی حکمرانی کے خلاف بغاوت کے جذبات کو بڑھاوا دیا۔ ان مذہبی رہنماؤں نے مسلمانوں میں قومی شناخت کا شعور پیدا کیا اور انگریزی استعمار کے خلاف جدو جہد کا آغاز کیا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کی علیحدگی کی تحریک

ہندوستان میں مسلمانوں کی علیحدگی کی تحریک نے آزادی کی جدوجہد میں اہم موڑ لیا۔ مسلمان رہنماؤں نے محسوس کیا کہ ہندو اکثریت کے زیر سایہ ان کی مذہبی اور ثقافتی شناخت خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس خوف اور اضطراب نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے کی تحریک دی۔ اس تحریک کا آغاز آل انڈیا مسلم لیگ سے ہوا، جس نے مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے برطانوی حکام سے بات

چیت کی۔ 1906 میں مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ انتخابی نظام کے قیام کی تجویز پیش کی گئی، اور 1940 میں لاہور قرارداد کے ذریعے مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔

پاکستان کے قیام کے لئے تحریک آزادی میں مذہب کا ایک نمایاں کردار تھا، جس میں مولانا ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلمانوں نے اپنی الگ ریاست کا خواب دیکھا۔ اس تحریک نے مذہبی شناخت کو ایک سیاسی مسئلے کے طور پر پیش کیا، جس نے مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے لئے ایک ٹھوس بنیاد فراہم کی۔

ہندوستانی سیاسی پارٹیوں کی مذہبی پوزیشن

ہندوستان کی آزادی کی تحریک میں مختلف سیاسی پارٹیوں کی مذہبی پوزیشن بھی اہمیت رکھتی تھی۔ کانگریس پارٹی نے شروع میں ہندو مسلم یکجہتی کا موقف اپنایا، اور آزادی کی جدوجہد کو تمام ہندوستانیوں کا مشترکہ مسئلہ سمجھا۔ تاہم، جب کانگریس پارٹی کی سیاست میں زیادہ ہندو اثرات نظر آنے لگے، تو مسلمانوں میں تشویش بڑھ گئی اور وہ اپنے مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے علیحدہ راہ اختیار کرنے لگے۔

دوسری طرف، آل انڈیا مسلم لیگ نے ہمیشہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کے لئے ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے اپنی مذہبی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ مسلم لیگ نے یہ موقف اختیار کیا کہ مسلمانوں کا مذہبی، ثقافتی، اور معاشرتی کردار ہندو اکثریتی حکومت میں محفوظ نہیں ہو سکتا۔ اس لیے، ان کی الگ ریاست یعنی پاکستان کے قیام کی ضرورت تھی۔

ہندوستانی سیاسی پارٹیوں کی مذہبی پوزیشن نے آزادی کی جدوجہد کو ایک نئے زاویے سے دیکھا اور اس نے ہندوستان کے مستقبل کو مذہب کے تحت مختلف طریقوں سے تقسیم کیا۔ مذہب نے سیاسی وابستگیوں کو مضبوط کیا اور آزادی کی تحریک کو ایک نئی جہت فراہم کی۔

پاکستان کا قیام اور مذہب کی اہمیت

پاکستان کا قیام ایک تاریخی موقع تھا جس میں مذہب نے نہ صرف سیاسی بلکہ قومی شناخت کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اس دور میں مذہب کو مسلمانوں کی ایک علیحدہ قوم کے طور پر تسلیم کرنے کا عمل اور پاکستان کے قیام کے مقصد کے طور پر پیش کیا گیا۔

قیام پاکستان کے وقت مذہب کا مرکزی کردار

،پاکستان کے قیام میں مذہب کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ مسلمانوں کا مطالبہ تھا کہ ایک علیحدہ ریاست قائم کی جائے تاکہ وہ اپنے مذہب ثقافت اور تہذیب کو محفوظ رکھ سکیں۔ اس وقت پاکستان کے قیام کا سب سے اہم محرک مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ وہ ہندوستان میں ایک اقلیتی گروہ ہیں، اور ان کی مذہبی، ثقافتی، اور سیاسی آزادیوں کا تحفظ صرف ایک علیحدہ ریاست میں ہی ممکن ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اس مقصد کو واضح طور پر بیان کیا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہو گی جہاں مسلمان اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں گے۔ پاکستان کے قیام میں مذہب کی یہ اہمیت اسے دنیا کے نقشے پر ایک منفرد شناخت دیتی ہے۔

مسلمانوں کی علیحدگی کے نظریات اور ان کے مذہبی محرکات

پاکستان کی علیحدگی کے نظریات اور ان کے مذہبی محرکات کی بنیاد اس تصور پر تھی کہ مسلمانوں کا اپنے عقائد اور ثقافت کے لحاظ سے ایک منفرد تشخص ہے۔ مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ اس بات پر مبنی تھا کہ ہندو اکثریتی ہندوستان میں مسلمانوں کا مذہبی، ثقافتی اور سیاسی کردار نظرانداز ہو جائے گا۔ مسلمانوں کا ماننا تھا کہ ان کا عقیدہ ان کی سیاسی حیثیت کو متاثر کرتا ہے اور ایک علیحدہ ریاست ہی اس بات کی ضمانت دے سکتی تھی کہ وہ اپنے مذہبی حقوق کے ساتھ جیتے رہیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مولانا اقبال نے اپنے فلسفے کو پیش کیا جس میں پاکستان کو ایک اسلامی ریاست کے طور پر دیکھنے کا تصور تھا۔

پاکستان میں اسلامی ریاست کے تصور کی ابتدا

پاکستان کے قیام کے بعد اسلامی ریاست کے تصور کی بنیادیں رکھی گئیں، جس کے مطابق پاکستان میں اسلامی قوانین اور اصولوں کو نافذ کرنے کا عہد کیا گیا۔ قیام پاکستان کے وقت اس بات پر زور دیا گیا کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہو گا جہاں مسلمان اپنی مذہبی آزادی اور اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں گے۔ پاکستان کا آئین 1973 میں اسلامی شریعت کے مطابق بنایا گیا اور مختلف مذہبی جماعتوں نے اس کی حمایت کی تاکہ ملک میں اسلامی قوانین کو فروغ دیا جا سکے۔ یہ تصور آج بھی پاکستان کی سیاست اور معاشرت میں ایک اہم ستون کے طور پر موجود ہے۔

مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق)موجودہ دور میں(

مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق پاکستان اور ہندوستان دونوں ممالک میں اہمیت رکھتا ہے، مگر دونوں ممالک میں اس تعلق کی نوعیت مختلف رہی ہے۔ پاکستان میں مذہب کی سیاست کا کردار زیادہ نمایاں رہا ہے جبکہ ہندوستان میں سیکولرازم کے اصولوں کے تحت مذہب اور سیاست کی علیحدگی کو فروغ دیا گیا ہے۔

پاکستان میں مذہبی جماعتوں کا کردار

پاکستان میں مذہبی جماعتوں کا کردار سیاسی منظرنامے میں انتہائی اہم ہے۔ مذہبی جماعتیں ملک کی سیاست میں ایک فعال کردار ادا کرتی ہیں، خاص طور پر وہ جماعتیں جو اسلام کے اصولوں کو بنیاد بنا کر سیاست کرتی ہیں۔ جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام اور دیگر مذہبی جماعتیں پاکستان میں سیاسی اثر و رسوخ رکھتی ہیں اور اسلام کی بنیاد پر سیاست کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہ جماعتیں پاکستان کے آئین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں اور اکثر اپنے موقف کے لیے مذہب کو ایک طاقتور ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ ان جماعتوں کی کوشش ہوتی ہے کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کو زیادہ سے زیادہ نافذ کیا جائے۔

ہندوستان میں سیکولرازم اور مذہب کا تعامل

ہندوستان میں سیکولرازم کا اصول سیاست اور مذہب کے درمیان علیحدگی کا داعی رہا ہے۔ ہندوستان کا آئین مذہب اور ریاست کے درمیان فرق کی حمایت کرتا ہے، اور ملک میں تمام مذہبوں کے پیروکاروں کو مساوی حقوق دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم، ہندوستان میں مذہب اور سیاست کے درمیان باہمی تعلق بھی مضبوط ہے۔ ہندو مذہب کی اکثریت کے تحت سیاست میں مذہبی جذبات اکثر ابھرتے ہیں اور بعض اوقات سیاسی جیسے گروہ ہندو قوم پرستی کی سیاست کو فروغ دیتے ہیں اور (BJP) جماعتیں اپنے مفادات کے لیے مذہب کا استعمال کرتی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اس کے ذریعے مذہبی جڑوں کو مستحکم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دونوں ممالک میں مذہب کی سیاست پر اثرات

پاکستان اور ہندوستان دونوں ممالک میں مذہب اور سیاست کا تعلق ملک کی داخلی سیاست اور خارجی تعلقات پر گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ پاکستان میں مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق ایک مضبوط بنیاد ہے، جو ملکی قوانین، سیاست اور معاشرتی ڈھانچے کی تشکیل میں اثرانداز ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اس تعلق کا اثر آئین، قانون سازی اور مذہبی جماعتوں کی سیاست پر بھی واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستان میں سیکولرازم کے باوجود مذہب کے اثرات سیاسی ڈھانچے میں موجود ہیں اور بعض اوقات مذہبی موضوعات انتخابات میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

دونوں ممالک میں مذہب اور سیاست کے تعلقات نے نہ صرف داخلی سیاست کو متاثر کیا ہے بلکہ دونوں کے مابین تعلقات اور عالمی سطح پر بھی اس کا اثر دیکھنے کو ملتا ہے۔ مذہب کی سیاست نے دونوں ممالک کے داخلی معاملات کے ساتھ ساتھ ان کی خارجہ پالیسی پر بھی گہرا اثر ڈالا ہے۔

خلاصہ

مذہب کا ہندوستان اور پاکستان کی تاریخ میں ایک اہم اور پیچیدہ کردار ہے۔ ہندوستان میں مختلف مذہبی کمیونٹیز نے طویل عرصے تک ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر ثقافتی، مذہبی، اور سیاسی تبادلے کیے۔ تاہم، برطانوی راج کے دوران مذہبی تفریق میں اضافہ ہوا، جس نے آزادی کی تحریکوں کو

نئی شکل دی۔ پاکستان کے قیام کے وقت مذہب نے مرکزی اہمیت اختیار کی، جس کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کا مطالبہ کیا گیا۔ پاکستان میں بعد ازاں مذہب کی سیاست نے ایک نئی سمت اختیار کی، جبکہ ہندوستان میں سیکولر اقدار نے مذہب اور سیاست کے درمیان توازن قائم رکھنے کی کوشش کی۔ دونوں ممالک کی مذہبی تاریخ اس بات کا غماز ہے کہ کس طرح مذہب نے ان کی شناخت، سیاست، اور سماجی ڈھانچے کو تشکیل دیا۔

حوالہ جات

احمد، س) .2017" (ہندوستان اور پاکستان کی مذہبی تاریخ :ایک تجزیہ ".لاہور: علیم پبلیکیشنز۔

خان، م) .2009" (پاکستان میں مذہب اور سیاست کا تعلق ".اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن۔

ضیاء، ر) .2014" (مغلیہ حکمرانی اور مذہبی ہم آہنگی ".دہلی: این سی ایچ ای۔

عباس، ط) .2015" (آزادی کی جدوجہد میں مذہبی تحریکوں کا کردار ".کراچی :انور پبلشرز۔

بلال، ن) .2012" (پاکستان میں اسلامی ریاست کا تصور ".لاہور: سمتھ اینڈ برادرز۔

ملک، ع) .2011" (ہندوستان میں مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد ".اسلام آباد: دی نیشنل پریس۔

اسلم، م) .2013" (پاکستان کی مذہبی تحریکوں کا اثر ".کراچی: جدید پبلیکیشنز۔

آفتاب، ج) .2016" (پاکستان میں مذہب اور سیاست کا باہمی تعلق ".لاہور: غوری پبلیکیشنز۔

حسن، ع) .2010" (ہندوستان میں مختلف مذاہب کے اثرات ".دہلی :انٹرنیشنل بک ہاؤس۔

خان، ش) .2017" (پاکستان کی قیام کے وقت مذہب کا کردار ".لاہور: یورپین پریس۔

احمد، ج) .2008" (ہندوستان میں مسلمانوں کا تاریخی کردار ".لاہور :الفیصل پبلیکیشنز۔

فاطمہ، س) .2019" (پاکستان اور ہندوستان میں مذہبی فرقہ واریت ".کراچی: ناصر پبلیکیشنز۔

رمضان، ز) .2020" (پاکستان میں مذہب اور سیاست کی کشمکش ".اسلام آباد: بلال اینڈ کمپنی۔

کاشف، ر) .2014" (ہندوستان میں مذہب اور سیاست کے تعلقات ".لاہور: کتاب گھر۔

لطیف، ا) .2013" (مذہبی تنظیموں کا سیاسی اثر و رسوخ ".کراچی :ارمغان پبلیکیشنز۔

مظفر، ا) .2015" (مذہبی آزادی اور حقوق کی جنگ ".دہلی :انڈین بک ہاؤس۔

خرم، ع) .2012" (پاکستان میں مذہب اور جدیدیت کا رشتہ ".اسلام آباد: شاہد پبلیکیشنز۔

فاروق، ر) .2016" (ہندوستان میں اسلامی تحریکیں ".لاہور: مدنی پبلیکیشنز۔

حفیظ، ج) .2017" (پاکستان میں مذہب اور معاشرتی تبدیلیاں ".کراچی: منیر پبلیکیشنز۔

لطیف، ز. (2018). "پاکستان میں مذہب کی سیاست اور ترقی". اسلام آباد: پرنٹ ورلڈ۔